

हिन्दुस्तानी स्केडेरी पुस्तकालय

इलहाबाद

वर्ग संख्या.....

पुस्तक संख्या.....

क्रम संख्या.....

२२३

مصنوعی شہر

ملک ایران کی اہم ترین اور فخر آرا سعد خان کی
پرانی کہانیاں عجیب و غریب فسانہ

جو

ایک اور سچل ڈالے

کی صورت میں ارباب بصیرت اور خوش مذاق ناظرین
کی دلچسپی اور واقفیت کے لیے پیش کیا جاتا ہے

مصنف

جناب قاضی شفیق الزمان صاحب

الفاظ پرست اور ارفع چوک لکھنؤ میں طبع ہوا

میکفرن اور لوسی

حضرت فشی احمد علی شوق کا لکھنا شروع کیا۔ لیکن اپنے شاگردوں کی دھڑ سے زیادہ مشہور ہیں۔ لیکن اودھو پور کے ایک کھیت والے تاسکتے ہیں کہ شکاری میں اٹھایا کرتے ہیں۔ ان کے غنا میں لگے ستیر پنج جلد دوم میں شائع ہوں گے۔ ان کا ایک نام ہے۔ دیکھ پ ناول نذر ناظرین کیا جاتا ہے۔ قیمت ۳۰۰۰۰

جمیل و شہینہ

مقدس سرزمین کی ایک جہل اور اس کے پاکیزہ طبع کی لطیف حکایت۔ جس میں اہل عرب کے پاکیزہ اخلاق، تہذیب و تمدن اور تھکے نفاق کو نہایت خوبصورت پرانی میں نمایاں کیا گیا ہے۔ مصنف ادیب فاضل جناب مولوی جواد علی خان عالمی قیمت ۳۰۰۰۰

اتفاقات زمانہ

ملک کے مشہور اور ایسے مصنفین کے مجموعہ میں جو شوقیہ (جن کے بظاہر معاشرتی اور اصلاحی افکاروں نے ملک پر بین ان کے انشا پر راز کی دھوم مچا رکھی ہے۔ یہ بین کے زور قلم کا نتیجہ ہے قیمت ۸۰۰۰۰

قاسم و زہرا

فشی احمد علی شوق کا وہ نثر جو ان کے انیسویں کے نام سے لکھی گئی ہے۔ یہ نثر کا وہ نمونہ ہے جس میں قیمت ۸۰۰۰۰

اُردو کے زندہ جاوید شاعر

حضرت اقبال

اپنے ایک نصاب میں پریم جیسی کے صنف کے تحریر فرمایا ہے۔ آپ نے اس کتاب کی اشاعت سے اُردو ادب میں ایک نہایت قابل اثر اضافہ کیا ہے۔ چھوٹے پیچ خیز اشاعت نے جدید طرز کے اختراع میں یہ خیال میں آپ پہلے شخص ہیں جس نے اس دقیق راز کو سمجھا ہے اور کھلم کھاس سے اہل ملک کو فائدہ پہنچا ہے۔ ان کتابوں میں یہ معلوم ہو جائے گا۔ مصنف شاعر اور ادیب کے ہر فن میں شہادت کو ایک دلکش بیان میں ادا کر سکتا ہے۔ کیا اس کے بعد پریم جیسی کی ایک جلد خریدنے کے لیے کسی سفارش کی ضرورت ہے؟ قیمت ۳۰۰۰۰

شوکیہ اور دُعا مہین

یہ دونوں ہی نتیجہ خیز اور دراصل تھے ہیں۔ جو جناب سید محمد یوسف صاحب قیصر سابق ایڈیٹر رسالہ انجمن کے تخیل اور جادو نگاری کا نمونہ ہیں۔ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اسے پڑھ کر بہت محظوظ ہوں گے۔ قیمت صرف ۱۰۰۰۰۰

سیر و روش

نثر پریم جی صاحب جن کی پریم جیسی کو پڑھ کر آپ نے کیسی لذت حاصل کی ہے۔ یہ انہیں کے مال انشا پر لاری کا ایک نمونہ ہے۔ ایک مختصر سہ ماہی میں جس کی قیمت ۳۰۰۰۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مصنوعی شوہر

سین

ملک ایران کا شہر اصفہان شہر کے کنارے ایک باغ۔ باغ کے بیچ میں ایک کمرہ لکڑی کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ بیچم طرف کی دیوار پر ایک نہایت بڑھی اور بصورت عورت کی شبیہ لٹکی رہا ہے۔ اس پر ایک تندرست موٹے تازے بچے کی تصویر لٹکی ہے۔ ایک طرف غسل سے منظر بنا ہوا ایک کمرہ ہے جس پر کچھ کا سامان قرینے سے لگا ہے۔ کمرہ کے بیچ میں دھلی دروازہ کے سامنے ایک قد آدم علی آئینہ آویزاں ہے۔ گلابدن کینز جھاڑو سے رہی ہے۔ پری بانو مالک مکان آئینہ کے سامنے کھڑی ہے۔ علی مرزا اس دیکھتا ہوا داخل ہوتا ہے۔

علی مرزا بھٹی میں اس وقت پھر کاروان سرا جارا ہا ہوں شاید تہاے میان آج آجاوین
پری بانو چچا جان آپ کو بڑی تکلیف ہوتی ہے دو مہینہ سے آپ روز جاتے ہیں اور
روز بلیٹ آتے ہیں اور وہ ہیں کہ کسی پھر ان سے کھسکنے کا نام ہی نہیں لیتے
علی مرزا بیٹی میں تیری تنہائی کی وجہ سے بہت پریشان رہتا ہوں رناس کی چٹکی پیش

کرتا ہے نہیں معلوم اس لڑکے کو کیا ہو گیا ہے جو کچھ چھوڑ پڑیس میں سے
کام کچ پڑا ہوا ہے۔

پری بانو چچا جان اہل بات یہ ہے کہ وہ وہاں روزگار کی فکر میں گئے۔ پار سال جن
اُمرا کو انہوں نے مدد دی تھی وہ اب برسر حکومت ہیں وزارت انہیں کی
ہے اس کی انہوں نے بھی چاہا کہ موقع سے اٹھا کر اپنا صلہ سخت حال کر لیں
علی مرزا اچھی وہ سن سکی ہیں میری رائے لیتے تو میں اتنی جلدی کرنے کی ہرگز صلاح
نہ دیتا۔ ملک میں بلا لائنہ لگا کی کا دور ہے نہ معلوم کس وقت کون برسر
حکومت ہو جاتا ہے۔ ابھی دیکھو گل ہی کی بات ہے کہ باغی سردار اسعد خان
شہر پناہ کے نیچے تک پہنچ گیا تھا گلبدن نے داخل ہوتے ہی علی مرزا اس
کی ڈیویشن کرتا ہے۔

گلبدن میں سرکار میں کسی ناس کا استعمال نہیں کرتی اس سے آواز بیٹھ جاتی ہے
(علی مرزا تھک کر چل رہا ہے)

گلبدن بی بی ایک بات عرض کروں۔
پری بانو کہا کیا کہتی ہو۔

گلبدن وہ آپ کی گویاں دل بانو جو وہینہ سے یہاں مقیم ہیں۔ اور علی الصبح
کہیں بی بی کہتی ہیں چنانچہ صبح بھی کسی طرف چلی گئی ہیں۔
پری بانو ہنگامہ ہی غفلت باتوں سے کیا حاصل ہے۔

گلبدن دُور سے دروازے کے باہر کھیتی ہے وہ دیکھیے وہ چلی آ رہی ہیں مگر
آج نورن کے ساتھ ایک مرد بھی۔ ہاے کیسا چہرہ اُتر اُتر رہا ہے۔

پری بانو کو کیا کہہ سکتا آج دنی مر رہی ہے۔

دل بانو لیے قدم رکھتی دھل جاتی ہے۔

دل بانو گلبدن اب تم اس وقت جاؤ ہمیں آپس میں کچھ باتیں کرتا ہوں۔

گلبدن بہت خوب (دل میں) میں کہتی تھی دل میں کچھ کالا ضرور ہے

(چلی جاتی ہے)

پری بانو دل تم اس قدر پریشان کیوں ہو۔

دل بانو کیا کہوں میرا خوند و شمنون کے زرعہ میں آگیا ہے۔ مجبوراً چھپ کر کسی طرح

یہاں تک آیا ہے۔ اگر تم اپنے گھر میں پناہ دے دو تو خیر ہے ورنہ اب

اس کی خیریت نہیں ہے۔

پری بانو بس اتنی بات کے لیے گھبرائی جا رہی ہو۔ بلالو۔

دل بانو بہن خدا مجھے ہمیشہ خوش رکھے۔

(چلی جاتی ہے)

دل بانو! اپنے شوہر اسعد خان کے واپس آتی ہے۔

اسعد خان (پری بانو سے) میں آپ کا کمان تک شکریہ ادا کر دینا کہ اپنے ایسی مصیبت

کے وقت میں میری مدد کی۔ میں یہ احسان عمر بھر نہیں بھولوں گا۔

پری بانو خیر شکریہ دکر یہ تو رہنے دیجئے۔ یہ فرمائیے کہ آپ کا ایسا چالاک آدمی اس دام

میں کیونکر آگیا۔

اسعد خان آہ یہ نہ پوچھئے یہ اس دل کی بدولت ہوا۔ مدت سے میں نے اپنی پاری

بی بی کو نہیں دیکھا تھا، اور آپ جانتی ہیں میں اس پر کس قدر فریفتہ ہوں

پس آج دل نے نہ مانا اور بھیس بدل شہر چنا دے اندر آگیا۔ یہاں شہادت
اعمال سے سرکاری جاسوس لگے ہوئے۔ ایک کو کچھ شبہ گذر گیا
پس یہ اصلیت ہوئی۔

پیری بانو گرین اتنا بتائے دیتی ہوتی کہ یہاں بھی آپ بے فکر نہ ہو جائیے گا۔ میری
کنیز نے آپ کو آتے دیکھ لیا ہے اور وہ بڑی شکی اور بڑی عورت ہے۔
دل بانو بیشک غضب ہوا کہ گلبدن نے دیکھ لیا۔

اسعد خان پھر آپ کچھ تدبیر سوچیں
پیری بانو ہاں دیکھیے کچھ نہ کچھ کیا ہی جائے گا۔
گلبدن خود بخود کمرہ میں چلی آتی ہے۔

گلبدن بی بی آپ نے آواز دی تھی۔

پیری بانو نہیں یہاں کسی نے تجھے نہیں پکارا تیرے تو کان بجتے ہیں
گلبدن (ہری ہانسی کے کلین میں کہتی ہے) بی بی یہ میان جو بیٹھے ہیں کہاں سے آئے
ہیشار رہے گا زمانہ بُرا ہے۔

پیری بانو کوئی ہیں کہیں سے آئے تمہیں اس سے غرض مطلب
گلبدن بی بی بُرا نہ مائین میں نے خیر خواہی سے کہا۔ کل سے شہر بھر میں ہلڑے
کہ اسعد خان باغی شہر پناہ میں آگیا ہے اور کہیں چھپا ہوا ہے۔ ایسا تو یہ
دی ہوں یا اُن کا کوئی ساتھ ہی ہو تو پھر غضب ہو جائے۔

پیری بانو (ہنسی کا چہرہ بنا کر) واہ ری چھو کمری۔ تو تو بڑی تیز طرار سی ہے۔ پہچان
نہ لیا۔ اس وقت عقل نہیں لڑی۔ اری دیوانی یہ تیرے آقا ہیں۔

گلبدن بی بی میں نے کبھی دیکھا ہوتا تو ضرور پہچان لیتی ابھی مہینہ بھر تو مجھے آئے ہوا
اور سر کا کٹی مہینہ سے یہاں نہیں آئے تھے رکھتے ہیں۔

(گلبدن اسٹول کو تین تسلیم کر کے چلی جاتی ہے)

خانی زندہ باش زندہ باش پری بانو آپ نے میری جان بچالی۔

پری بانو اور دل بانو اٹھ کر باغ میں چلی جاتی ہیں۔

گلبدن دوسرے کمرہ میں کھڑی اپنے دل سے باتیں کر رہی ہے۔ خوب ہمالے

آتا بھی ہیں۔ یہ تو کچھ مجھے مجھے سے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ کتنی دیر میں لباس کھڑی

رہی اور مجھ پر ایک نظر بھی نہ ڈالی۔ مجھ سے حسین اور کوئی اُس کی طرف

نگاہ بھر کر دیکھے نہیں۔ ابھی کل کی بات ہے کہ ضیا بیگ اور وجہ غلام دونوں

نے میرے قدموں پر ٹوپی رکھ دی تھی۔ مگر میں نے بات تک نہیں کی۔ خیر میں

اس وقت ذرا میلی کچیل بنی تھی۔ اب کل میں ذرا بناؤ سنگڑا کر دیں گی۔ تب

دیکھوں گی کہ میان کی نظر کیوں کو نہیں پڑتی ہے۔ اور جہان میں پھانس پایا

بس تب اس سیرخی کا مزا چکھا دوں گی۔ وہ وہ جھکا لیاں دوں گی کہ اُن کو

بھی معلوم ہو کہ کسی کے نیچے میں پھنسا اس کو کہتے ہیں۔ اُجی اُن پر کیا ہو

ہے۔ ان سب مردوں کیساتھ ہی برتاؤ کرنا چاہیے۔ یہ سب مُنہ دیکھے

اور طوطا چشم ہوتے ہیں اور میرے جتنے صوت دکھائی اُدھر رال چکے لگی۔

(علی مرزا اس لیتا ہوا داخل ہوتا ہے)

علی مرزا بیٹی بیٹی دیکھ میں تیرے شوہر کو آخر سے ہی آیا۔

نقی خان کمرہ میں داخل ہوتا ہے۔

سدا خدا کرے ضرور پہنچ گئے۔ اس کجست پھکڑہ گاڑی نے میری ہڈیاں

رچور کر ڈالی ہیں۔ میں تو ادھ مڑا ہو گیا ہوں (بیکار تھا) کوئی ہے
میرا پیاری پری بانو کو میرے آنے کی خبر دو۔

اچھا اب میں جاتا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد آؤں گا۔ پری بانو کو بھی اطلاع
کرا دوں گا۔

تاس پیش کرتا ہے۔ اور خود ہی پھر شک لیتا ہے۔

(گلابن دخل ہوتی ہے)

علی مرزا صاحب آپ آگئے۔

علی مرزا جی ہم خود آئے اور ان کو بھی لے آئے (غوشی کے عالم میں اچھلنے لگتا ہے)
سین کسکے آئے آپ؟

علی مرزا جی ان کو لے کر آکر کسکو یہی جو بیٹھے ہیں تمہارے آقا۔

سین (دل میں) یہ عجیب مضحکہ معلوم ہوتا ہے۔ بھتیجی صاحب ایک گوشہ ہر قرار
دیتی ہیں اور چچا صاحب دوسرے کو بناتے ہیں۔ ہونہ ہو کچھ نہ کچھ نیا گل
کھلتے والا ہے۔

(علی مرزا بڑا جاتا ہے۔ اسعد خان پیچھے کے دروازہ سے دخل ہوتا ہے)

سعد خان سے حضور۔ یہ ایک صاحب تشریف لائے ہیں۔ بانو صاحب
سے ملنا چاہتے ہیں۔

سعد خان شاید کوئی دوست ہوں گے۔ اچھا تم جاؤ۔ میں پہلے خود ملوں گا۔ پھر
دیکھا جائے گا۔

استغفار (تقی خان سے) جناب آغا صلیح باخیر
 تقی خان و علیکم السلام۔ آہستہ سے فرش سے اٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔
 اسعد خان (جی میں) یا رہے کوئی بے تکا (زور سے) جناب تشریف رکھیں۔
 تقی خان پہلے آپ تشریف رکھیں پھر میں تو بیٹھ ہی جاؤں گا۔
 اسعد خان جناب فضول تکلفات میں سوائے تکلیف کے اور کیا دھرا ہے۔
 تقی خان جناب یہ تکلفات نہیں ہیں۔ آپ یہ سہ گھر تشریف لائے میں پس یہ میرا
 فرض ہے۔ اخلاقی فرض جناب۔

اسعد خان (دل میں) غضب ہوا معلوم ہوتا ہے پری بانو کا شوہر یہی ہے۔ یہ
 کمبخت کہاں سے آ رہا؟

تقی خان (دل میں) یہ تو کوئی شریف بھلا مانس معلوم ہوتا ہے۔
 اسعد خان مجھے خادمہ نے بلا لیا۔ آپ ہی بانو کو طلب فرماتے ہیں۔
 تقی خان جی ہاں۔

اسعد خان پری بانو سے اُن کو کوئی خاص بات کہنا ہے یا کوئی خاص کام ہے۔
 تقی خان اپنے کام کی خوب کہی صاحب اگر مراد دل چاہتا ہے کہ اس وقت میں اپنی
 بی بی سے ملوں تو کیا اُس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ میں آپ کو پہلے اپنے
 خیاناؤں کا جائزہ دیدوں۔

گلبدان دروازہ سے باہر ہنس پڑتی ہے۔

تقی خان دور ہو یہاں سے مُردار۔

اسعد خان (انگیزہ کر) اس تقریر کے کیا معنی پہلے آپ اپنا نام تو بتالیں۔

تقی خان مجھے تقی خان کہتے ہیں۔ میں پری بانو کا شوہر ہوں۔ یہ میری گھر ہے۔

اسعد خان واللہ خوب ہی ٹہی۔ آپ اور پری بانو کے شوہر۔

تقی خان کیا کہا کیا میری پری بانو کا شوہر ہونا کوئی عجیب بات ہے۔

اسعد خان (جی ہن) یا راس وقت مقابلہ کرنا ٹھیک ہے۔ ورنہ رازنامہ ہری ہو جائیگا۔

(زور سے) جناب سنیے۔ یہ بہو بڑا مذاق چھوڑ دیکھیے ورنہ اچھا

نہ ہوگا۔

تقی خان مذاق کیسا کیا خبر آپ کو بھی کچھ دعوے ہے۔

اسعد خان (بگڑ کر) دعویٰ کیسا اجی صاحب پری بانو میری زوجہ ہے اور یہ میرا مکان۔

تقی خان کیا آپ جھلف کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ ہی پری بانو کے شوہر ہیں۔ جو

آج علی الصبح طہران سے واپس آئے ہیں۔

اسعد خان بیشک بیشک

تقی خان کیا ان کی ہریان بھی میری طرح گلہ باز ہے جھٹکوں ہو چوڑ چوڑ ہو رہی ہیں۔

کیا آپ بھی میری طرح خوبصورت نہیں۔ کیا آپ کی عمر بھی عسے

سال کی ہے۔

تقی خان ہان ہان۔ ہزار دفعہ ہان

تقی خان آخ تو پھر میں کون ہوں۔

اسعد خان جناب آپ دیکھتے ہوئے اندھے اور سنتے ہوئے بہرے ہیں۔

تقی خان قسم یہ معاملہ بہت طول کھینچ گیا ہے۔ میں آپکی ایک دفعہ پھر کلف

بیان کرتا ہوں کہ میں اور صرف میں تقی خان ہوں۔ کون تقی خان نہیں

پری بانو کا شوہر علی مرزا کا بھتیجہ داماد۔ سوچو دو وزارت کا ہی خواہ۔
اسعد خان علی مرزا تو میرے چچا کے نام ہے۔ وہی پری بانو کا چچا،
تقی خان اگر یہ سچ ہے تو دنیا میں نہ دیکھو والے شومی طالع میں گھر سے باہر کیا گیا کہ
 گھر کا مالک اور کوئی بنا جاتا ہے (غصہ میں اور زور سے کھوتا ہے) لاؤ آئینہ
 لاؤ آئینہ۔ (پکارتا: داخلہ آئینہ کے سامنے چلا جاتا ہے) نہیں نہیں ہرگز نہیں
 وہی میں ہی میری آنکھ ہی دانست وہی ناک۔

(پری بانو کی بہن کا کتہ: اب اوپر چھوڑ کر بھاگ جاتی ہے)

تقی خان (آئینہ میں بی بی کی جھلک دیکھ لیتا ہے) وہ دیکھو میری پری آئی۔ وہ
 دیکھو (پکارتا ہے)

اسعد خان پناہ بخدا تمہیں تو ناک میں دم کر دیا ہے۔ نکلو جی میرے مکان سے۔
تقی خان دزا ہوش میں رہو نہیں تو تنکے کی طرح بل بکال دون گا۔

اسعد خان ہنستا ہے۔ ااااااا۔ دزا چھری تلے دم لومیاں

تقی خان (چخ کر) میرا نام میرا گھر بار میری دولت یہاں تک کہ مری عورت بھی چھیننا
 چاہتے ہو اور پھر مجھے سے یہ وہ تمہیں بھی کرتے ہو۔

گلبدن (اسعد خان سے) اسے سر کا جانے دیجیے۔ نہ بولے کوئی دیوانہ ہے۔ صورت
 تو دیکھیے معلوم ہوتا ہے کاٹنے چاہتا ہے۔

اسعد خان جانا کیسا میں اس کو پاخانہ میں بند کروں گا۔ ورنہ یہ خطرہ ہے کہ یہ کہیں
 بعالم دیوانگی خود کشی نہ کر لے۔

تقی خان (چخ کر) تو اب مجھے دیوانہ بنانے کی بھی تدبیریں ہونے لگیں۔ وہ دیکھو وہ تصویر

میری بڑی دادی کی ہے (مغربی: اپنے کلب اشارہ کرتا ہے) اور وہ دیکھو
 وہ تصویر میری خود ہے۔ جو بہت چھٹین (کامالت میں بنی تھی۔ میں باتیں
 کے علاوہ چچا علی مرزا صاحب بفضلہ علی القاسم ہیں۔ ابھی آئے ہوں گے،
 اور فوراً اس امر کا تصدیق کر دیں گے۔ کہ میں اور صرف میں اس کی پیروی
 بختی پری بانو کا اصلی شوہر ہوں اور تم کوئی بے ایمان۔ دعا باز۔ و
 جمل ساز ہو۔ پھر میں پولیس سوار کو بلاؤں گا۔ حملہ والوں سے فریاد
 کروں گا۔ اور تمہیں ہماری گستاخی و شیطنت کا خوب مزہ چکھاؤں گا
 مجھے خوب معلوم ہے۔ کہ تمہارے ساتھ اور برعکاس بھی کہیں چھپے ہیں
 درنہ تم ایسی جرات تنہا نہ کرتے۔

(یہ کہتا ہوا پشت کے دروازہ سے نکل کر بھاگ جاتا ہے)

اسعد خان (گلبند سے) بیشک۔ یہ شخص باگل ہے۔ مگر کسی کسی وقت بشت
 کی باتیں بھی کرتا ہے۔

گلبند حضور منظم شہر نے یہ خط آپ کے نام بھیجا ہے۔ میں دیر۔ بے لکڑی ہوں
 اسعد خان خط لیکر پڑھتا ہے۔ (خدمت مالی نقی خان بہادر)
 (بانو داخل ہوتی ہے)

میری باتیں یاد کرادہ کہیں چلے گئے۔

اسعد خان یہ وہ کہیں چلے گئے۔ ہر چند چاہا کہ ٹھکانے کی بات کریں تو اصلی
 کہہ دیا جائے۔ مگر انہوں نے کسی طرح کا موقع ہی نہ دیا۔ خیر ابھی
 آتے ہی ہوں گے۔

پری بانو مطمئن ہو کر مہیا کر۔ آپ کی بی بی آپ کے ہوا خواہوں تک پہنچ کر لوٹ
 بھی آئیں۔ انہوں نے ہر طرح امداد پر آمادگی ظاہر کی۔

اس سے عجیب بیگم بین بکھر تھارے بار احسان سے بے سبکدوش نہ ہوں گا۔
 دل بانو دُخل ہوتی ہے۔ اسعد خان لپک کر پوچھ جاتا ہے۔
 اسعد خان کو کو کیا خبر لائیں۔

دل بانو سب ٹھیک ہے الحمد للہ تمہارے ساتھی یکدم تیرے سبب تدری رہائی
 کی فکر میں ہیں۔ جب سب سامان پورا ہو جائے گا۔ تو ایک اجنبی شخص
 تمہارے پاس آئے گا۔

اسعد خان خیر مگر اگر وہ وقت پر پہنچا تو میرا بُرا حال ہو گا۔
 پری بانو (دل بانو سے) نہیں شاید معلوم نہیں کہ تقی خان آہی واپس
 آگئے ہیں۔

دل بانو (افسوس) تقدیر ہر جگہ دھوکا دیتی ہے۔

(گلبدن روزہ سے جھانکی ہے)

پری بانو (ڈانٹ کر) تیرا بیان کیا کام ہے۔ بے بلائے کیوں آئی۔
 گلبدن حضور شہر کا دُہل زن حاضر ہے۔ اور انعام مانگتا ہے۔

پری بانو کیوں کیسا انعام بیان کوئی تقریب ہے
 گلبدن وہ کہتا ہے۔ سننے کو تو ال سلامت رہیں۔ ہم کو انعام ملنا چاہیے۔
 پری بانو نیا کو تو ال بیان کون ہے۔

گلبدن وہ تو کہتا ہے کہ ہمارے آقا کو تو ال شہر مقرر ہوئے ہیں۔

سومن غاکھو کٹر پڑھتا ہے۔ جسمین تقی خسان کا تقیر لہندہ کو تو ال شہر ہونا درج
 ہے مخرط پری بانو کو دیتا ہے (مبارک آپ کے شوہر آتے ہی کو تو ال بھی ہو گئے۔
 گر انکا فرض منصبی میرا اخراج ہے لہذا براہ عنایت اسے اسوقت دیجیے گلابین جان
 پری بانو (خطا پیکر خوش ہوتی ہے) میرے منہ سے یہ کہہ لیتی ہے (خیر کچھ پر دانا نہیں۔
 اس وقت خان (گلبند سے) تو یہ ایک تو مان اس دہل زن کو دیدو۔

مکان کے باہر شور ہوتا ہے۔ سیکڑن آدمی انصاف انصاف پکارتے ہیں۔
 تقی خان (باہر سے پکارتا ہے) بہائیواسطرت آؤ۔ یہی مکان ہے۔ میری دادرسی کرو۔
 پری بانو یکا گڑبڑ ہے۔

گلبند (دُور تھی ہوئی آتی ہے) بیگم صاحب وہ پاگل بھڑوٹ آیا آگے آگے وہ ہے
 بچھے ایک انبوہ ہے۔

پری بانو باہر ٹکنا جاتی ہے۔ دل بانور و کرکتی ہے کہ تم اسوقت نہ جاؤ
 ہماری آخری امیدیں تم سے وابستہ ہیں۔ اسوقت ساتھ نہ چھوڑنا ورنہ ہم سب قتل ہو جائیں گے
 پری بانو (دل بانو سے) تم اطمینان رکھو۔ میں تمہیں حتی الامکان بچاؤں گی۔
 تقی خان معہ جرم کے بائین باغ میں داخل ہوتا ہے۔

تقی خان انصاف انصاف انتقام انتقام۔ کو تو ال کو بھی بیل لایون نہ بنے گا۔
 (پری خانم نے بیچ کیٹن پٹے کر لیتی ہے تاکہ اسکا شہر اسے پہچان نہ سکے)

گلبند میرا آقا خود کو تو ال شہر ہے۔ آپ اسی کے پاس چلیے۔
 خان (مذہباً ہاں میں کو تو ال بھی ہوں۔ مجھے کون بلاتا ہے۔

تقی خان تم بھی کو تو ال ہو۔ تفسہ تفسہ تیرا اور لعنت ہے ایسے کو تو ال پر۔ میں

ہرگز ہرگز ایسے نفردن سے بات چیت کرتا پسند نہیں کرتا۔

(پری بانو مڑتی ہے اور تقی خان دھڑکے بکا ہاتھ پکڑ لیتا ہے)

پری بانو (آہستہ سے) پیارے تقی۔

تقی خان ہائے پیاری (لوگوں سے مخاطب ہو کر) دیکھئے دیکھئے یہی میری زوجہ ہے۔

میں اس کا چہرہ نمبرہ خط و خال آواز چال سب پہچانتا ہوں۔ یہ ابھی ابھی

آپ کو بتا دیا۔ گنا کہ میں بھی اس کا پیارا پیارا شوہر ہوں۔ اور یہ بد معاش

(اسعد خان کی طرف اشارہ کر کے) جھوٹا بے ایمان غاصب ہے (پری بانو)

دیکھو میں تم سے التجا کرتا ہوں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ سب کے سامنے اقرار کرو

کہ میں تمہارا شوہر ہوں اور اکیلا شوہر ہوں۔

پری بانو (دل میں) کیا ضبط کی بائیں ہیں (زور سے) کہا کیوں سب کے سامنے۔

اسعد خان جناب آپ یہ کیا یہو وہ یک رہے ہیں۔

تقی خان (پری بانو سے) بولو بولو جلدی بولو۔ میں تمہارا ایمان بہن کے نہیں

پری بانو خیر۔ جب بولنا ہی ہے تو لو۔

(تقی خان مجمع کی طرف ٹوٹتی ہے دیکھتا ہے اور کہتا ہے اب کیلئے اصلی حال ظاہر ہوا جاتا ہے)

دل بانو (پری کے کان میں) بہن رحم کرو۔ ایک شخص کی جان نہ لینا۔

پری بانو (مجمع سے مخاطب ہو کر) صاحبو یہ میرا شوہر نہیں ہے۔ بلکہ۔ (اسعد خان کی

طرف مخاطب ہو کر) یہ میرا شوہر ہے۔

(سب مجمع حیرت سے اس کا منہ دیکھتے ہیں)

تقی خان (سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے) آہ میں کہیں کا زبا معلوم ہوتا ہے مجھ پر کوہ غم ٹوٹ پڑا۔

گلبدن ذری ہو کچھ سوٹ مرزا کو باتیں کہیں بنائے جانتا ہے۔

جمع بیشک بیشک یہ نگار ہے۔ پکا ملعون ہے۔

ایک شخص آپ نے نہیں ناحق تکلیف دی لے چلا اسے تالاب میں ڈکیاں کھلائیں۔

اس کے دماغ کی گرمی تب ہی اترے گی۔

تقی خان صاحبو اگر آپ میری مدد نہ کریں گے تب بھی میں اس شخص سے بدلا ضرور

لوں گا۔ میں نا اسید نہیں ہو سکتا ہوں۔ علی مرزا جی العالم ہے وہ میرا چچا

اسکے چو تر دن پر بیت لگائے گا۔

اسعد خان (کرک کر) آپ بالکل پاگل ہیں۔ اب تک میں نے بہت درگزر کی اب زیادہ

پوچھیے گا۔ تو اچھا نہ ہو گا۔

تقی خان کون تم خود ہی پاگل ہو۔ ہنسہ کو تو ال بنائے۔ یہی ایسے کو تو ال کو مستحق

صد لعنت سمجھتا ہوں۔

علی مرزا کی آواز سنائی پڑتی ہے۔

تقی خان (اُچھل کر) لے وہ آگیا وہ آگیا۔ اب تو قلعی کھولے گا۔

اسعد خان (دل میں) اب بیشک بڑا ہوا۔ خیر دیکھا جائے گا۔

علی مرزا کھانسا ہوا داخل ہوتا ہے۔

علی مرزا یہ کیا طوفان بے تمیزی ہے۔

تقی خان (علی مرزا کا ہاتھ پکڑ کر) بولے میں کون ہوں۔

علی مرزا اس میں بولنا کیا ہے۔ آخر کچھ معاملہ تو معلوم ہو۔

(ناس کی جھکی لیکر ہٹ کر ناپا ہوتا ہے)

تقی خان (علی مرزا کا ہاتھ جھٹک کر) اہی مین آپ کا داماد ہوں کہ نہیں ہوں۔

چٹکی سے تاس علی مرزا کی آنکھ میں پڑ جاتا ہے اور وہ چیختا ہے۔

علی مرزا اے اے ہائے میری آنکھ لگی۔ میری آنکھ لگی۔

تقی خان (کیونہ چیتے ہو۔ ذرا سانس پڑ گیا تو کیا آفت آگئی تھیں تھیں)

لینس کی عادت پڑ گئی (ہاتھ کھینچ کر) بولو بولو مین تھارا کون ہوں۔

علی مرزا دو ہو شیطان ملعون پدر سوختہ میری آنکھ پھوڑ ڈالی پھر بھی پیچھا نہیں چھوڑتا ہے۔

پری بانو۔ دل بانو۔ اور سب مجمع علی مرزا کے گرد جمع ہو جاتا ہے۔

ایک شخص (ہاں اس کمبخت نے اس بڑھے کو مفت پریشان کیا۔

علی مرزا اے مجھے کچھ سمجھائی نہیں پڑتا۔

پری بانو دل بانو وغیرہ سب علی مرزا کو پکڑا کر دوسری طرف لیجاتی ہیں۔

اسعد خان (تقی خان سے) کیونہ جی تھے میرے سسر کے ساتھ یہ شیطانی حرکت کیونہ کی

تقی خان تمہارا سسر اکیسا۔ اب کیا میرے عزیز بھی سمجھنے گا۔

اسعد خان (خدمت گار کو پکارتا ہے) عباس اس بد معاش کو باخانہ میں بند کرو۔

(خدمت گار معہ دو آدمیوں کے آیا ہے اور تقی خان کو پاس باخانہ میں بٹھاتا ہے)

مجمع بیشک یہ اسی قابل ہے۔

(لوگ چلے جاتے ہیں۔ مکروہ میں ایک اضربی داخل ہوتا ہے)

جنوبی سردار اسعد خان آپ کا نام ہے۔

علی خان (چونک کر) کیسے کہتے آپ کا کیا کام ہے۔ میرا ہی نام اسعد خان ہے۔



جنی

میں اس قدر غم میں کہ لینے کیا ہوں۔ یہ رونا نہ لینا۔ یہ چھوڑ دینا۔ لوگ شہر چھوڑ گئے۔
 منتظر میں۔ وقت عزیز ضائع نہ کیجیے جلدی
 اس شخص نے یہ ترجیح ہے کہ یہاں تک کیسے کھل سکے گا۔ کچھ سوچیں۔

پر لگتا ہے۔ اور پاخانہ میں چلا جاتا ہے۔

اسد خان (تقی خان سے) آپ کو آزادی۔ گھر بار سب واپس مل سکتا ہے بشرطیکہ آپ
 اس کا غدر دستخط کر دیں۔

تقی خان (خوش ہو کر) کاغذ لاؤ لکھ تو لون۔ (پڑھتا ہے) میرے دوست رہا اسد خان

کو شہر پناہ سے باہر جانے دو۔ حسب حکم تقی خان کو تو ال شہر

تقی خان دستخط کر دیتا ہے۔ اسد خان کاغذ لیتا ہے بھیس بدلنا ہے رخصت

ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ آپ اپنا گھر بار۔ بی بی نوکر۔ مبارک رہیں۔ میں

یہ سب حرکت اپنی جان بچانے کی غرض سے کی تھی۔

اور غرض یہ۔ اے مانو۔ ٹھوڑا سپر سوار ہوتے ہیں۔ اور آن کی آن میں شہر پناہ

کے پاس پہنچتے ہیں۔ دروازہ کھلتا ہے اور نظر سے غائب ہو جاتا ہے۔

قابلِ مِداوَل وِردِ مے

| | | | | | |
|----|------------------------------|----|------------------------|----|---------------------|
| ۴ | مصحف منشی سجاد حسین | ۴ | ترجمہ اندلس | ۴ | دیوبند دیوبند |
| ۵ | ایڈیٹر اور ویرینج | ۵ | مقدمہ سنا زین | ۵ | حسن سرور |
| ۶ | ایضاً نوٹ بنی | ۶ | ملک العزیز ورجنا | ۶ | مصحف مرزا محمد رادی |
| ۷ | یشی شجری | ۷ | ایام عرب | ۷ | بی اے رسوا |
| ۸ | احق الدین | ۸ | فردوسین | ۸ | ۱۰ |
| ۹ | پیری دنیا | ۹ | آغا صادق کی شادی | ۹ | ۱۰ |
| ۱۰ | حاجی بعلول | ۱۰ | شوقین ملک | ۱۰ | ۱۱ |
| ۱۱ | اطمین قنوس | ۱۱ | فلور فلور ٹڈا | ۱۱ | ۱۲ |
| ۱۲ | کایا پٹ | ۱۲ | دلکش کمال | ۱۲ | ۱۳ |
| ۱۳ | مصحف مولانا عبدالحلیم شمس | ۱۳ | دکھن کمال | ۱۳ | ۱۴ |
| ۱۴ | ایڈیٹر دلگداز | ۱۴ | دکھن کمال | ۱۴ | ۱۵ |
| ۱۵ | روئے الکبریٰ | ۱۵ | بدرا النسا کی صیبت | ۱۵ | ۱۶ |
| ۱۶ | حسن کاڈا کو (۲ حصہ) | ۱۶ | حسن انجلنا | ۱۶ | ۱۷ |
| ۱۷ | اسرار دربار حرام پور (۲ حصہ) | ۱۷ | منصور موبنا | ۱۷ | ۱۸ |
| ۱۸ | قیس و لیلیٰ | ۱۸ | میوہ تلخ | ۱۸ | ۱۹ |
| ۱۹ | زوال بغداد | ۱۹ | درگیش نند | ۱۹ | ۲۰ |
| ۲۰ | غیب ان وطن | ۲۰ | مصحف حکیم محمد علی خان | ۲۰ | ۲۱ |
| ۲۱ | ماہ تنک | ۲۱ | ایڈیٹر مرقع عالم | ۲۱ | ۲۲ |
| ۲۲ | یوسف و نجمہ کامل | ۲۲ | عبرت (۲ حصہ) | ۲۲ | ۲۳ |
| ۲۳ | فایا | ۲۳ | احسنیہ | ۲۳ | ۲۴ |
| ۲۴ | شہید نونا | ۲۴ | جعفر و عباسیہ | ۲۴ | ۲۵ |
| ۲۵ | | ۲۵ | گورنار حسین | ۲۵ | ۲۶ |
| ۲۶ | | ۲۶ | کمال کاسپ | ۲۶ | ۲۷ |
| ۲۷ | | ۲۷ | | ۲۷ | ۲۸ |
| ۲۸ | | ۲۸ | | ۲۸ | ۲۹ |
| ۲۹ | | ۲۹ | | ۲۹ | ۳۰ |
| ۳۰ | | ۳۰ | | ۳۰ | ۳۱ |
| ۳۱ | | ۳۱ | | ۳۱ | ۳۲ |
| ۳۲ | | ۳۲ | | ۳۲ | ۳۳ |
| ۳۳ | | ۳۳ | | ۳۳ | ۳۴ |
| ۳۴ | | ۳۴ | | ۳۴ | ۳۵ |
| ۳۵ | | ۳۵ | | ۳۵ | ۳۶ |
| ۳۶ | | ۳۶ | | ۳۶ | ۳۷ |
| ۳۷ | | ۳۷ | | ۳۷ | ۳۸ |
| ۳۸ | | ۳۸ | | ۳۸ | ۳۹ |
| ۳۹ | | ۳۹ | | ۳۹ | ۴۰ |
| ۴۰ | | ۴۰ | | ۴۰ | ۴۱ |
| ۴۱ | | ۴۱ | | ۴۱ | ۴۲ |
| ۴۲ | | ۴۲ | | ۴۲ | ۴۳ |
| ۴۳ | | ۴۳ | | ۴۳ | ۴۴ |
| ۴۴ | | ۴۴ | | ۴۴ | ۴۵ |
| ۴۵ | | ۴۵ | | ۴۵ | ۴۶ |
| ۴۶ | | ۴۶ | | ۴۶ | ۴۷ |
| ۴۷ | | ۴۷ | | ۴۷ | ۴۸ |
| ۴۸ | | ۴۸ | | ۴۸ | ۴۹ |
| ۴۹ | | ۴۹ | | ۴۹ | ۵۰ |
| ۵۰ | | ۵۰ | | ۵۰ | ۵۱ |
| ۵۱ | | ۵۱ | | ۵۱ | ۵۲ |
| ۵۲ | | ۵۲ | | ۵۲ | ۵۳ |
| ۵۳ | | ۵۳ | | ۵۳ | ۵۴ |
| ۵۴ | | ۵۴ | | ۵۴ | ۵۵ |
| ۵۵ | | ۵۵ | | ۵۵ | ۵۶ |
| ۵۶ | | ۵۶ | | ۵۶ | ۵۷ |
| ۵۷ | | ۵۷ | | ۵۷ | ۵۸ |
| ۵۸ | | ۵۸ | | ۵۸ | ۵۹ |
| ۵۹ | | ۵۹ | | ۵۹ | ۶۰ |
| ۶۰ | | ۶۰ | | ۶۰ | ۶۱ |
| ۶۱ | | ۶۱ | | ۶۱ | ۶۲ |
| ۶۲ | | ۶۲ | | ۶۲ | ۶۳ |
| ۶۳ | | ۶۳ | | ۶۳ | ۶۴ |
| ۶۴ | | ۶۴ | | ۶۴ | ۶۵ |
| ۶۵ | | ۶۵ | | ۶۵ | ۶۶ |
| ۶۶ | | ۶۶ | | ۶۶ | ۶۷ |
| ۶۷ | | ۶۷ | | ۶۷ | ۶۸ |
| ۶۸ | | ۶۸ | | ۶۸ | ۶۹ |
| ۶۹ | | ۶۹ | | ۶۹ | ۷۰ |
| ۷۰ | | ۷۰ | | ۷۰ | ۷۱ |
| ۷۱ | | ۷۱ | | ۷۱ | ۷۲ |
| ۷۲ | | ۷۲ | | ۷۲ | ۷۳ |
| ۷۳ | | ۷۳ | | ۷۳ | ۷۴ |
| ۷۴ | | ۷۴ | | ۷۴ | ۷۵ |
| ۷۵ | | ۷۵ | | ۷۵ | ۷۶ |
| ۷۶ | | ۷۶ | | ۷۶ | ۷۷ |
| ۷۷ | | ۷۷ | | ۷۷ | ۷۸ |
| ۷۸ | | ۷۸ | | ۷۸ | ۷۹ |
| ۷۹ | | ۷۹ | | ۷۹ | ۸۰ |
| ۸۰ | | ۸۰ | | ۸۰ | ۸۱ |
| ۸۱ | | ۸۱ | | ۸۱ | ۸۲ |
| ۸۲ | | ۸۲ | | ۸۲ | ۸۳ |
| ۸۳ | | ۸۳ | | ۸۳ | ۸۴ |
| ۸۴ | | ۸۴ | | ۸۴ | ۸۵ |
| ۸۵ | | ۸۵ | | ۸۵ | ۸۶ |
| ۸۶ | | ۸۶ | | ۸۶ | ۸۷ |
| ۸۷ | | ۸۷ | | ۸۷ | ۸۸ |
| ۸۸ | | ۸۸ | | ۸۸ | ۸۹ |
| ۸۹ | | ۸۹ | | ۸۹ | ۹۰ |
| ۹۰ | | ۹۰ | | ۹۰ | ۹۱ |
| ۹۱ | | ۹۱ | | ۹۱ | ۹۲ |
| ۹۲ | | ۹۲ | | ۹۲ | ۹۳ |
| ۹۳ | | ۹۳ | | ۹۳ | ۹۴ |
| ۹۴ | | ۹۴ | | ۹۴ | ۹۵ |
| ۹۵ | | ۹۵ | | ۹۵ | ۹۶ |
| ۹۶ | | ۹۶ | | ۹۶ | ۹۷ |
| ۹۷ | | ۹۷ | | ۹۷ | ۹۸ |
| ۹۸ | | ۹۸ | | ۹۸ | ۹۹ |
| ۹۹ | | ۹۹ | | ۹۹ | ۱۰۰ |

دورے

علی بابا چالیس چور

جمیل

سندھ بوزالت

اکدامن

ظلم وحشی

ہر شہید

کیفر کردار

خون ناحق

دلفروش

بھول بھلیان

آبالمیس

بہشت پہ چھانکنا

جسید ہوس

فتح جنگ

قتل نظیر

سفیدخون

چندر اؤلی

حسن فرنگ

مام جان نا

شمشاد و سوسن

لیل و نہار

اسیر حرص

خون کا خون

تسخیر فرانس

متفرق ناول

سیتا کال

مسافر مشقی

قزاق

شہادت ہمسایہ

الہ دین دیالی

ناول ثرینا

وصال یار

اکبر و ہرہ

مریض عشق

عینار شہزادہ

دو جہیز ہیراغ رمان

دستان

مکار سرپرست

ہنسٹ المار و لاس

دنیا کی شاہزادی

ستارہ قیصری

راز عشق

گناہ بے لذت

لعبت فرنگ

سارہ و گلارہ

فسانہ لارینین روم

دلربا

فریب حسن

خونِ شہت

فسانہ سوزن عشق

راجہ بابا احسن بھائی

نیرنگ

عمر پاشا

مارگرٹ

یا قوت کی کان

حسرت وصل

روز الیمبرٹ کامل

نیلانہ پداوت

ہم خرم ہم ثواب

مار زونتی

مقدس دیوی

اتحان محبت

زندگی کا بھید

طوطی کی بلاندر کے سر

خضر شباب

عیار و ن کا عیار

مان کا قاتل

برق غضب

فیروز محمودہ

مشوقہ ندر

بوالہوس نواب

عصمت کا نام

